PK
2199
S5M37
1920

Shibli Nu'mani, Muhammad
Masnavi subh-i umid

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

IDARAH-I ADABIYAT-I DELLI
2009, Qasimjan Street,
DELHI-6 (India)

Shibli Nuʻmānī, Muḥammad

Maṣnavī ṣubḥ-i umīd

PK
2199
S5M37
1920

LIBRARY
AUG 6 1971
UNIVERSITY OF TORONTO

مثنوی صبح امید

مصنّفہ

شمس العلماء مولٰنا شبلی نعمانی رحمہ اللہ

حسب اجازت

سیّد حسن شاہ صاحب لکھنوی

باہتمام

سیّد ظہور الحسن، قومی پریس۔ چھتہ لال میاں دہلی

رنگین پریس دہلی میں چھپی

۱۲/

مختصر فہرست قومی پریس دہلی

کتب مولانا عبدالحلیم صاحب شرر

حالات اقوام کرد کردوں کی معاشرت ورسوم شادی وغمی و مذہبی عقائد اور اُنکا ترکوں کے ساتھ تعلق سلطانکے محل کے اندرونی حالات اور زنانہ دربار کا پورا نقشہ اور والدہ سلطانہ وقادون آفندی کے اختبارات بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

خلافت عمرو بن سعید بانی خلافت بنو امیہ ابو مسلم خراسانی بانی خلافت عباسیہ کے پورے حالات قیمت ۳ر

تذکرہ مشاہیر عالم ہر دو جلد کامل مع فوٹو مولانا شرر جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں۔ خلیفہ ناصرالدین اللہ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر ابن بطوطہ۔ بغرا۔ جالینوس مانی۔ ساندین ذہبی اعزالدین حبین۔ حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن تومرت المہدی۔ المغزنی۔ ابوعثمان۔ سعید بن مسیح۔ ساتانی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابوالاسود دوئلی۔ احمد بن طولون۔ ابوالضحاک۔ عمرو بن معد یکرب۔ زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم۔ سمسون۔ ابن نفرافر۔ شلمغانی۔ الحکم المستنصر محمد عبداللہ الزبیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج دمشقی مہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ محمد علی پاشا ابو جعفر منصور ابو دلامہ شاعر مسجد اقصیٰ صلیبی جہاد قیمت عہ/

مخدرات مشاہیر عالم

جسمیں حسب ذیل سوانح درج ہیں سمیرامس ملکہ بابل۔ ہند بنت نعمان لبیائے اخیلہ۔ شہدہ کاتبہ زلیخا۔ ملکہ سجاح۔ ام سلمہ زوجہ سفاح۔ قطر الندیٰ بلقیس اور نعام علیہ بنت مہدی۔ خدیجہ بنت القیم۔ ملکہ اسیتر کنھرائن۔ زبیدہ خاتون۔ اُمہانی۔ قلوپٹرا۔ میڈم ڈسی استائل۔ رابعہ۔ بشریہ۔ فاطمہ فقیہہ۔ ملکہ زبا۔ ام ابان رابعہ۔ شامیہ۔ فاطمہ نیشاپوریہ۔ ملکہ زنوبیہ نوار زوجہ فرزوق۔ مضغہ۔ محنہ۔ زبیدہ۔ ہلینا قسطنطین اعظم کی ماں۔ قیمت ۸ر

نکاح جعفر اور عباسیہ۔ ایک عرصہ سے لوگ اس شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ آیا یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط ہم نے نہایت تحقیق اور مدلل دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ واقعہ افسانہ سے زیادہ نہیں ہے۔

ململ جان کی سرگذشت۔ ساری کتاب ملازموں سے لبریز لکھنؤ اور دہلی کی پرانی زبان کا پورا فوٹو جواب ناپید ہے۔ ۶ر

سید ظہور الحسن ابوالحسن قومی پریس چھتہ لال میاں دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح امید

ادراکِ حالِ ما زنگہ میتوان نمود
حرفے زحالِ خویش بہ سیما نوشتہ ایم

کیا یاد نہیں ہیں وہ ایام ؟
جب قوم تھی مبتلائے الام
وہ قوم کہ جان تھی جہان کی
جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جس پہ نثار فتح و اقبال
کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال
گل کر دیے تھے چراغ جسنے
قیصر کو دیے تھے داغ جسنے
وہ نیزۂ خون فشان - کہ جسکے
بھیرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوین اڑا دیے تھے
اٹلی کو کنوین جھنکا دیے تھے
باانہمہ جاہ و شوکت و فر
اقلیم ہنر بھی تھا مسخر
ہیئت میں بلند پایہ اوسکا
تھا فلسفہ زیر سایہ اسکا
منطق میں ہوا جو گرم جولان
تھامے تھے رکاب مصر و یونان

میدانِ سخن جو رو برو تھا — فارس کی زبان پہ طُرّہ تھا
جو فلسفیانِ ہند و چین تھے — خرمن سے اسی کے خوشہ چین تھے
یہ قوم کہ تاجِ آسمان تھی — اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
تھے جان کے پڑ گئے جو لالے — ہر سانس پہ لیتی تھی سنبھالے
جس چشمے سے اک جہان تھا سیراب — وہ سوکھ کے ہو رہا تھا بے آب
پامال ہوا تھا بوستاں کیا! — آئی تھی بہار پر خزاں کیا!
وہ ابر کہ چھا رہا تھا یکسر — دو دن ہوئے کھل گیا برس کر
پستی نے دبا لیا فلک کو — خورشید ترس گیا چمک کو
اب خضر کو گمرہی کا ڈر ہے — عیسیٰ کو تلاش چارہ گر ہے
جو ابر ابھی برس گیا ہے — اک بوند کو اب ترس گیا ہے
اسلام کی جان پر بنی ہے — دم توڑ رہا ہے جانکنی ہے
ہر چند یہ ہو چکی تھی حالت — ہم تھے وہی مستِ خوابِ راحت
غفلت نے ڈبو دیا تھا ہم کو! — تقلید نے کھو دیا تھا ہم کو
مٹنے پہ جو تھا نشاں ہمارا — خواب اور ہوا گراں ہمارا
غفلت کے یہ چل رہے تھے جھونکے — گو صبح ہوئی پہ ہم نہ چونکے
کس نیند میں سو گئی تھیں آنکھیں؟ — بیکار سی ہو گئی تھیں آنکھیں؟

اور اک وخرد سے برطرف تھا
دل یا کوئی پارۂ خزف تھا

بیکار تھا بے نظام تھا دل
پہلو میں برائے نام تھا دل

تھے ہوش وحواس سب معطل
سینہ بھی تھی غرض نہ ایک بھی کل!

تھی روز بروز حالت ابتر
بن بن کے بگڑ چلا مقدر

پیچھے ہٹنے لگی تھی بڑھ کر!
دریا یہ اوتر چلا تھا چڑھکر!

عزت نہ رہی۔ نہ جاہ ثروت
افلاس کی بج چکی تھی نوبت

دولت سے ہاتھ دھو چکے تھے
ہم علم وہنر بھی کھو چکے تھے

وہ فلسفۂ کہن ہمارا
گنجینۂ علم وفن ہمارا

وہ اوجِ کمال نکتہ دانی
یعنی وہ مسائلِ معانی!

منقول کی انتہائے تکمیل
آئین واصولِ جرح وتعدیل

ترتیب گذارشِ دلائل
اس طرح کے اور بھی مسائل

اندوختۂ سلف تھا جو کچھ
وہ لعل تھا یا خزف تھا جو کچھ

تھے ذرۂ خاک۔ یا ستارے
اب کچھ نہیں ہاتھ میں ہمارے

معقول کو۔ فقہ کو۔ ادب کو
ہم ہاتھ سے کھو چکے ہیں سبکو

بیہودہ فسانہاے پارین یا
زلف وخط وخال کے مضامین

وہ توسنِ حمزہ کی نیزہ بازی
وہ ترکِ نگہ کی فتنہ سازی

یہ طرز خیالی تھا ہمارا
یہ فن ۔ یہ کمال تھا ہمارا
جغرافیۂ وجود سارا ۔
ہر چند کہ ہم نے چھان مارا
کی سیر بھی گرچہ بحر و بر کی ۔
لیکن نہ خبر ملی کمر کی ۔
نالوں سے دکھائے جب تماشے
گردوں کے اُڑا دیے پرخچے
دریا ٹھہرایا چشم تر کو ۔
خون نابہ فشاں کیا جگر کو
چھیڑا رگِ دل کو نیشتر سے
نالوں کو لڑا دیا اثر سے
اِس کوچۂ تنگ و تار سے ہم
اس پیچ سے ۔ اس حصار سے ہم
کھایا کئے گو ہزار چکر ۔
تا زیست نکل سکے نہ باہر
پھر چایا ذکر تھا ۔ تو یہ تھا
جولاں گہ فکر تھا ۔ تو یہ تھا
اپنی تو ہمیں نہ کچھ خبر تھی
اوروں کے عیوب پر نظر تھی
لڑ پڑتے تھے بات بات میں ہم
ڈوبے تھے تعصبات میں ہم
دکھلائی کمال دینداری
مومن کو بنادیا جو ناری ۔
تکفیر ہمارا ہی چلن تھا
زندیق ۔ تو تکیۂ سخن تھا
دشمن کو نہ کر سکے موافق
مومن کو بنادیا منافق ۔
گمراہ تو سیکڑوں بنائے ۔
رستے پہ نہ ایک کو بھی لائے
خلق نبوی کی تھی یہ تصویر ۔
آپس میں ہر ایک گرم تکفیر ۔

تصنیف میں گالیون کی بھرمار — تحریر کہ لعنتون کا انبار!
برپا تھے وہ مسجدوں میں فتنے — دیکھے نہ سنے کبھی کسی نے
آپس میں نفاق کا یہ عالم! — یہ اس سے خفا وہ اس سے برہم
اللہ رے یہ وفورِ غفلت؟ — سمجھے تھے رواج کو شریعت
باطل پہ فدا۔ تو حق سے بیزار! — تقلید پہ کس بلا کا اصرار!
دیندار برائے نام تھے ہم! — وابستۂ رسمِ عام تھے ہم!
تھے رسم و رواج پر فدا سب — تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا۔ کہ وقت کیا ہے — کس سمت زمانہ چل رہا ہے
نیرنگیون پر نہ کچھ نظر کی! — یعنی کہ ہوا ہے اب کدہر کی؟
کیا پیش ہے؟ کیسی صورتیں ہیں؟ — کیا وقت ہے؟ کیا ضرورتین ہین؟
رنگ و روشِ سپہر کیا ہے؟ — اب طرزِ خرام دہر کیا ہے؟
ہیں چرخ کی اب نئی ادائین — چلنے لگین اور ہی ہوائین!
چھیڑے جو گئے نئے فسانے — نغمہ وہ رہا۔ نہ وہ ترانے!
پھونکا ہے فلک نے اور افسون — اب رنگِ زمانہ ہی دگرگون!
سیارے ہیں اب نئی چمک کے — وہ ٹھاٹھ بدل گیے فلک کے
اب صورتِ ملک و دین نئی ہے — افلاک نئے۔ زمین نئی ہے

سب بھول گیے ہین ماسبق کو — گردون نے الٹ دیا ورق کو
تیور جو بدل گیے قضا کے — ڈھنگ اور ہین چرخ فتنہ زا کے
مئے خانۂ اولین ہمارا — وہ جام۔ وہ ساتگین ہمارا
وہ لطف کے تذکرے وہ فرصت — وہ گرمی انجمن۔ وہ صحبت
وہ سحر و فسون گری زبان کی — وہ طرز۔ وہ شوخیان بیان کی
وہ درج دُرِ سخن ہمارا — گنجینۂ علم و فن ہمارا
جو زینت و ساز تھے ہمارے — جو مایۂ ناز تھے ہمارے
جس باغ کے برگ و ساز تھے ہم — یعنی کہ چمن طراز تھے ہم
جو دشت تھا سبزہ زار ہم سے — جس باغ پہ تھی بہار ہم سے
جس بزم کے میگسار تھے ہم — جس ملک کے تاجدار تھے ہم
جھونکے جو چلے نئی ہوا کے — آغوش میں آگیا فنا کے
وہ بزم رہی۔ نہ جام و ساغر — یکبار الٹ گیا وہ دفتر
دیکھی یہ روش تو پھر خردمند — ہوتے گئے طرز نو کے پابند
گرنے بھی نپائے تھے کہ سنبھلے — بدلا جو زمانہ۔ وہ بھی بدلے
طرز و روشِ زمانۂ حال — جس ڈھنگ پہ ہے چلی وہی چال
بان اور جو قافلے روان ہیں — سب باد صبا سے ہمعنان ہیں

لیکن نقشِ زمین رہے ہم — بیٹھے تھے جہاں وہین رہے ہم

گر کر نہ کبھی ابھر سکے ہم — بگڑے۔ تو نہ پھر سنور سکے ہم

گو غیر اب اہلِ انجمن ہیں ہا — ہم گرم فسانۂ کہن ہیں ہا

ابتک ہین بغفلت آرمیدہ — محوِ چمنِ خزان رسیدہ

ہر چند وہ بزم ہے۔ نہ احباب — ہم دیکھ رہے ہیں پر وہی خواب

گو لطمہ خورِ زمانہ ہین ہم — مخمورِ مےِ شبانہ ہین ہم

اس گنجِ گہر پہ ہم ہین نازان — جسکا کوئی جوہری نہین یہان

قائم جو وہ انجمن نہیں ہے ہا — اس نقد کا اب چلن نہیں ہے

اب عیب ہین سب ہمارے — ہین پوچ سے کم گہر ہمارے

از بسکہ ذلیل و خوار ہیں ہم ہا — افسانۂ روزگار ہیں ہم ہا

ہے اوج پہ بختِ بد ہمارا — دیکھے کوئی جذر و مد ہمارا

کیا کوئی سنے فغان ہماری — دلدوز ہے داستان ہماری

ہم مایۂ عبرتِ جہاں ہیں — ہم ننگِ زمین و آسمان ہیں

ناچار ہیں خستہ حال ہیں ہم — عبرت کدۂ زوال ہیں ہم

مٹنے پہ ہے اب نشان ہمارا — گم گشتہ ہے کاروان ہمارا

کس ندانست کہ منزل گہِ مقصود کجاست

این قدر ہست کہ بانگِ جرسے مے آید

ماتم تھا یہی - کہ آئی ناگاہ ۔۔۔ اک سمت سے اک صدائے جانگاہ!

اِس شان سے تھی وہ آہ دلگیر ۔۔۔ پہلو میں اثر بغل میں تاثیر

دل ہاتھ سے سینے میں بلا تھی ۔۔۔ جادو تھی؟ فسوں تھی؟ جانے کیا تھی

ڈوبی ہمہ تن جو تھی اثر میں ۔۔۔ نشتر سی اتر گئی جگر میں

جس سمت سے آئی تھی وہ آواز ۔۔۔ وہ جلوہ نمائے سحر و اعجاز

جنبش جو ہوئی رگِ اثر کو ۔۔۔ دل تھام کے سب بڑھے اِدھر کو

دیکھا - تو وہاں بجاہ و تمکین ۔۔۔ آیا نظر ایک پیرِ دیرین

صورت سے عیاں جلال شاہی ۔۔۔ چہرے پہ فروغِ صبحگاہی

وہ ریشِ دراز کی سپیدی ۔۔۔ چھٹکی ہوئی چاندنی سحر کی

پیری سے کمر میں اِک ذرا خم ۔۔۔ توقیر کی صورت مجسم

وہ ملک پہ جان دینے والا ۔۔۔ وہ قوم کی ناؤ کھینے والا

اٹھتے ہوئے جوش سے برقّت ۔۔۔ ہے مرثیہ خوانِ قوم و ملت

نالاں ہے کہ "اب سے بھی تو جاگو! ۔۔۔ اے خوابِ گراں کے سونے والو!

آخر کبتک یہ خوابِ غفلت ۔۔۔ اٹھو تو ذرا نقابِ غفلت

تاچند رہوگے مست و سرشار ۔۔۔ اٹھو! کہ سحر ہوئی نمودار

سوچو تو ذرا کہ حال کیا ہے — کس خواب میں ہو جہاں کیا ہے
غفلت میں جو شب بسر ہوئی ہے — لو اب تو اُٹھو سحر ہوئی ہے
کچھ تمکو خبر ہے۔ یا نہیں ہے؟ — کچھ دل پہ اثر ہے۔ یا نہیں ہے
اغیار کے طنز کو بھی سنکر — لگتے نہیں کیا جگر پہ نشتر؟
دیکھو تو ذرا یہ حالت زار ! — کیوں قید بلا میں ہو گرفتار؟
ہو گرد رہِ صف پسین کیون ؟ — اس بزم میں خوار ہو تمھیں کیون؟
کیون تیر ستم کے ہو نشانہ؟ — بگڑا ہے تمھیں سے کیون زمانہ؟
کس نے تمھیں اوج سے اُتارا؟ — اقبال نے کیوں کیا کنارا؟
کیون بار ہو تم دلِ زمین پر ؟ — کیون برق بلا گری تمھیں پر؟
کس پیچ میں رہ گئے ہو پھنسکر؟ — کیا ہے کہ اوجڑ گئے ہو بسکر؟
افلاس میں تم جو ہو گرفتار — بیٹھے ہو جو نقش پا سے بیکار
شکوے ہیں جو بے زری کے تمکو — لالے ہیں جو نوکری کے تمکو
حرفت کو جو کر چکے ہو غارت — برباد جو ہو چکی تجارت
ہر علم و ہنر سے بے خبر ہو — صنعت میں جو تم شکستہ پر ہو
مدخل جو نہیں کمال میں کچھ — وسعت جو نہیں خیال میں کچھ
افعال جو سخت مبتذل ہیں — تدبیر کے دست و پا جو شل ہیں

رونا ہے تمھیں اب آج جن کا ملا
خود کردہ ہیں کیا علاج اُنکا !!

غفلت میں جو خوب سو چکے ہو
ہونا جو نہ تھا۔ وہ ہو چکے ہو

دنیا کے نہ کام کے۔ نہ دین کے
افسوس! رہے نہ تم کہیں کے

نکبت کی گھٹا ہے سر پہ چھائی !!
افلاس کی ہر طرف دہائی !!

اب عیش نصیب ہے۔ نہ آرام
گھر گھر میں مچا ہوا ہے کہرام !!

برباد پڑے ہیں کار خانے
نکبت نے مٹا دیے گھرانے

رونق کا اثر۔ نہ عیش کی بو !!
اک خاک سی اُڑ رہی ہے ہر سو

اُمید کے دن کی ہو چکی شام
خورشید اب آگیا لبِ بام

اب وقتِ اخیر ہے خبر لو !!
جو کچھ کرنا ہے اب بھی کر لو !!

تا دیر وہ قوم کا فدائی !!
وہ خضر طریق رہنمائی !!

اُٹھتے ہوئے جوشِ دل سے پیہم
عبرت کا دکھا رہا تھا عالم

افسانۂ غم سنا کے ٹھہرا
سوتوں کو جگا جگا کے ٹھہرا

جادو کی بھری ہوئی وہ تقریر
ہونٹوں سے ٹپک رہی تھی تاثیر

ترغیب کے ساتھ ساتھ تہدید
کچھ یاس۔ تو کچھ نویدِ امید

کچھ لطف بھی تھا عتاب کیساتھ
تھا زہر پہ قندِ ناب کے ساتھ

باتوں میں اثر تھا کس بلا کا ؟
اکبار جو رُخ پھرا ہوا کا !!

اُمید کی بڑھ گئی تگ و تاز
اونچی ہوئی حوصلون کی پرواز

خواہش سے کے بدل گئے ارادے
ہمت سے قدم بڑھائے آگے

وہ دوڑ پڑے چلے جو پا بگل تھے
آنند ہی ہوئے جو فسردہ دل تھے

جو تھا وہ عجیب جوش میں تھا
مخمور بھی اب تو ہوش مین تھا

اب ملک کے ڈھنگ تھے نرالے
اخبار کہین کہین رسالے

تعلیم کے جا بجا وہ جلسے
گھر گھر مین ترقیون کے چرچے

بیتاب ہر ایک جزو و کل تھا
ہر بار "بڑھے چلو" کا غل تھا

نومیدی از وصال تو طاقت گداز بود
صد جا گرہ زدیم امید بریدہ را

اسلام کی حالتِ زبون کا ہا
آنکھون مین جو پھر گیا تھا نقشا

تھا صبر و شکیب کا نہ یارا
غیرت نے دلون کو پھر ابھارا

تدبیر مرض کی جستجو تھی ہا
ہر بزم میں اب یہ گفتگو تھی ہا

"یعنی روش علاج کیا ہو؟
بیمار کو کس طرح شفا ہو؟

کیا ہو کہ اُبھر چلین ذرا ہم؟
اِس قید بلا سے ہون رہا ہم

یہ پھانس چبھی ہوئی نکلجائے
بیمارِ اجل ذرا سنبھل جائے

وابستۂ غم کی جان بری ہو
سوکھی ہوئی شاخ پھر ہری ہو

یہ قوم کی بیکسی تو جائے
یعنی یہ مریض جی تو جائے

تھی بس کہ ہر ایک کو یہی فکر
برسوں یہی بحث تھی یہی ذکر

ہر بزم میں تذکرہ یہی تھا
ہر شخص کا مشغلہ یہی تھا

دانش طلبانِ نکتہ داں نے
عیسیٰ نفسانِ خوش بیاں نے

ترتیب دیے بکاوش و کد
بتیس ۳۲ رسالہائے مفرد

لکھے بدلائل و براہین ؎
اس بحث پہ مختلف مضامین

وہ نکتہ در حقیقت آگاہ ؎
یعنی مہدی علی ذیجاہ

سید اشرف علی ممتاز
مشتاق حسین نکتہ پرداز

ان کے قلم گہرفشاں نے
آئینِ گذارشِ بیاں سے

آساں کر دی ہر ایک مشکل ؎
تا طے شدہ رہ گئی نہ منزل ؎

جو بحث نئی دلنشین کی تھی
ہر بات کی چھان بین کی تھی

"اسلام کا وہ عروج شاہی
وہ اوج ۔ وہ شانِ کجکلاہی ؎

ایوانِ علوم کی وہ تزئین
تحصیل کمال کے وہ آئیں ؎

تکمیلِ فنون میں توغل
اکبار پھر اُن کا وہ تنزل"

اسطرح غرض کہ جذر و مد کا
کھینچا تھا وہ ٹھیک ٹھیک نقشا

تصویر سی پھر گئی نظر میں
جاں آ گئی قالب اثر میں ؎

اسباب و علل سے بحث کی پھر
کس بات سے ہے یہ سبب ہوا کیا
پھر اصل سخن پہ کی جو تقریر
تحقیق کے طے کئے مراحل
تدبیر کی صورتیں بتائیں
القصہ یہ بات کی تھی تسلیم
تدبیر شفا جو ہے۔ تو یہ ہے
سہنے میں جو یوں غم و تعب ہم
تقویم کہن سے ہاتھ اٹھائیں
سیکھیں وہ مطالب نو آئیں
تہذیب کے وہ اصول نایاب
وہ گنج گران دانش و فن
کپلر کی وہ نکتہ آفرینی
اس فیض سے ہم بھی بہرہ ور ہوں
جوہر جو کمال کے دکھائیں
ہمت کے کھلیں جو بال پرواز

یعنی کہ یہ انقلاب نادر
وہ باعث اوج اب ہوا کیا؟
یعنی روش علاج و تدبیر
وا کر دیے عقدہائے مشکل
جو جو تھیں صورتیں بتائیں
یعنی کہ علوم نو کی تعلیم
اس دکھ کی دوا ہے۔ تو یہ ہے
تدبیر یہی ہے بس کہ جب ہم
تہذیب کے دائرے میں آئیں
یورپ میں جو ہو رہے ہیں تلقین
وہ طرز معاشرت کے آداب
وہ فلسفہ جدید بیکن
نیوٹن کے مسائل یقینی
ہم بھی اسی کان کے گہر ہوں
اس بزم میں ہم بھی بار پائیں
اس اوج میں ہم بھی ہوں عنان تاز

گو صعب نہین ہیں یہ مراحل ۔
ہم کو ہے مگر یہ تازہ مشکل ۔

قایم ہیں جو آج درس گاہین ۔
جن پر ہین اُٹھی ہوئی نگاہین

سرکار سے ہے قیام جنکو
حاصل ہے قبول عام جنکو

اورون کی اگرچہ رہنما ہین
اُن کے لئے نسخۂ شفا ہین

جس غم سے مگر تباہ ہیں ہم
اُس زخم کے یہ نہین ہیں مرہم

اس درد کی یہ دوا نہین ہیں
ناخن یہ گرہ کشا نہین ہین

پیاسے نہیں ہم اس ابرِ ویم کے
درمان یہ نہین ہمارے غم کے

اپنے تو یہ چارہ گر نہین ہین
ہر چند کہ ہین ۔ مگر نہین ہین ۔

تعلیم ہی صرف ہو جو مقصود
کافی ہے یہ جس قدر ہے موجود

ادبار کے ہین مگر جو آثار ۔
ہم ایک ہیں اور ہزارون آزار

ذلت سے بھری ہر ایک خو ہے
اخلاق میں سفلہ پن کی بو ہے

آئینِ معاشرت مین بھی ہم
محتاج ہین تربیت کے اسدم

تہذیب خیال بھی ہے درکار
تحصیلِ کمال بھی ہے درکار

مقصود ہے دولتِ یقین بھی
تعلیمِ اصولِ شرع ودین بھی

تکمیلِ طریق پاکبازی
ترویج شریعت حجازی

درس لغتِ عرب کم وبیش
اتنی ہے جیسے مشکلیں ہون درپیش

پھر غیر سے کیا ہو چارہ جوئی ؟
کس کس کا کرے علاج کوئی !

تدبیر یہ ہے کہ اب سنبھلکر
ہم آپ کھڑے ہوں اپنے پل پر

وابستۂ غیر تھے اگر ہم
اب آپ ہوں اپنے چارہ گر ہم

اس دشت کو طے کریں سراسر
ہم آپ دلیل راہ بنکر یا

قائم ہو باتفاق باہم !
اک مدرسۃ العلوم اعظم

جو قوم کا مامن و مقر ہو
درمان ہو طبیب چارہ گر ہو

وہ کعبۂ آرزو ہمارا
ہر غم میں ہو چارہ جو ہمارا

آئین و اصول فن بتائے
آداب معاشرت سکھائے

وہ درس کہ خجستہ انجام
ہو پشت و پناہ قوم اسلام

ہر عقدۂ آرزو کرے وا
مرکز ہو ہماری حاجتوں کا

سامان روائے غرض ہو
یعنی کہ دوائے ہر مرض ہو

درمان ہو مریض خستہ جان کا
مرہم ہو جراحت نہان کا !

مشاطہ را بگو کہ بر اسباب حسن یار
چیزے فزون کند کہ تماشا بما رسید

دار الحکمران قوم نے اب
اک مجلس تازہ کی مرتب

دیباچۂ نامۂ سعادت
یعنی وہ خزینۃ البضاعت

رائیں ہوئیں متفق جو سبکی
اب قوم سے یاوری طلب کی

وہ کشتۂ قوم - وہ فدائی
اوٹھائے کاسۂ گدائی

ایک ایک سے عرض حال کرتا
در در وہ پھرا سوال کرتا

ہر بزم و ہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں - ہر چمن میں پہونچا

کاوش سے غرض تھی کچھ نہ کد سے
ملتا تھا ہر ایک نیک و بد سے

مردانِ خدا پرست سے بھی
رندانِ بیادہ مست سے بھی

ہر زاہد و بادہ خوار سے بھی
ملتا تھا وہ گل سے خار سے بھی

ٹھہرا جو یہ گرم سیر ہو کر
کعبے بھی گیا وہ دیر ہو کر،

مطلب تھا جو خوب و زشت سے بھی
گذرا حرم و کنشت سے بھی

پستی سے ملا فلک کی صورت
ذرّوں میں رہا چمک کی صورت

صوفی - عالم - رشید - و گمراہ
والا گہرانِ صاحبِ جاہ،

دانش طلبانِ نکتہ اندوز
کم حوصلگانِ حیلہ آموز

مطلب کا ہر اک سے تھا طلبگار
ہر خوان سے تھا وہ زلہ بردار

گذرا وہ ہر ایک رہ گذر پر
دی اس نے صدا ہر ایک در پر

کس بزم میں یہ فغان نہ پہونچی؟
آہ اسکی کہاں کہاں نہ پہونچی؟

ہر اک کو یہ ماجرا سنایا
ہر بزم میں اپنا راگ گایا،

نالے کیئے داغ دل دکھا کر
رویا کبھی حالِ غم سنا کر

کیا کیا نہ مصیبتیں اٹھائیں؟
ہر طرح کی ذلتیں اٹھائیں

ناکام رہا صدائیں دے کر!
دشنام سنی دعائیں دے کر!

حنظل پائے شکر کے بدلے!
سنگ اُسکو ملے گہر کے بدلے!

لعل اُسنے دیے۔ شرار پائے!
گل نذر کیے۔ تو خار پائے!

کیا تلخ ملے جواب اُسکو
کیا کیا نہ دیے خطاب اُسکو!

برگشتہ کہا کسی نے دیں سے!
لعنت کا صلہ ملا کہیں سے

خود قوم کو ہو گئی تھی یہ کد
زندیق کہا۔ کسی نے مرتد!

چرچے تھے یہی ز غرب تا شرق
وہ اپنی ہی دھن میں تھا مگر غرق

گو ناوک ظلم کا ہدف تھا
وہ شیفتہ پھر بھی سر بکف تھا

منظور جو قوم کا تھا اعزاز
ذلت پہ بھی اپنی تھا اُسے ناز

دشنام کو وہ دعا ہی سمجھا!
وہ درد کو بھی دوا ہی سمجھا!

جور اوسنے سہے کرم کے بدلے!
لطف اُسنے کیے ستم کے بدلے!

ہر چند یہ مشکلیں تھیں درپیش
گو غیر تھے سب یگانہ و خویش

دل کو نہ رہا تھا آسرا بھی
یاروں میں وفا نہ تھی ذرا بھی

بیگانہ عزیز و خویش ٹھہرا!
سمجھا جسے نوش نیش ٹھہرا

یہ زحمتیں گو تھیں ساتھ اس کے ‏ پُر زور تھے پر جو ہاتھ اس کے

آگے وہ بڑھا نہ ہٹ کے سب کو ‏ طے کر گیا جادۂ طلب کو

آئے تھے جو سنگِ راہ بن کر ‏ سب اڑ گئے برگِ کاہ بن کر

ناکام رہے وہ جن کو تھی لاگ ‏ خاشاک سے دب سکی نہ یہ آگ

کی خس نے اگرچہ لاکھ تدبیر ‏ صرصر کا نہ ہو سکا عنان گیر

آتش پہ ٹھہر سکا نہ سیماب ‏ خاشاک سے رُک سکا نہ سیلاب

باطل کو جو حق نے کر دیا پست ‏ اب نیست نے پائی صورتِ ہست

آہوں نے دکھائی اسکی تاثیر ‏ کام آئے وہ نالہائے شبگیر

پردرد جو اس کی داستان تھی ‏ لبریز اثر جو وہ فغان تھی

ٹھنڈے ہوئے سب تھے جو گرم خو بھی ‏ دل تھام کے رہ گئے عدو بھی

ہمت تھی جو شمعِ راہ اس کی ‏ خالی نہ گئی وہ آہ اس کی

ہونی تھی کہ قوم کے پھریں دن ‏ نالے نہ رہے اثر کے بن

آمادہ ہوئے برائے امداد ‏ عالی نشانِ صاحبِ داد

وہ اوج فزائے شوکت و جاہ ‏ سرکارِ نظام خلد اللہ

وہ مسندِ عدالت و داد ‏ یعنی وہ رئیس مصطفیٰ آباد

وہ صاحبِ سیرتِ رضیہ ‏ دستورِ کبیر آصفیہ

تھے ملک مین اور بھی جو ذیجاہ — اسلام کے یاور و ہوا خواہ

فیاضیون کے دکھائے آثار — یا ابر کرم ہوا گہر بار

امید سے بھی بر غم دشمن — بھر بھر لئے اپنے جیب و دامن

وان بحر کرم کو آگیا جوش — یان مطلب و آرزو تھی ہمدوش

پیدا جو ہوا خیال غیرت — یہ تھا اثر کمال غیرت

اس جوش مین بھر گیے بد و نیک — تھا چور اسی نشے مین ہر ایک

نادار تھا یا کہ اہل زر تھا — ہر اک کو یہ مطمح نظر تھا

دو روشن ہو یہ شمع راہ حاجت — تعمیر ہو قبلہ گاہ حاجت

آخر بہزار جاہ و اجلال — طالع ہوا آفتاب اقبال

روشن ہوئی بزمگاہ امید — نکلا افق شرف سے خورشید

قائم ہوا یادگار ایام — وہ مدرسۃ العلوم اسلام

افتتاح کی تھی جو دلربا رسم — کس شان سے یہ ہوئی ادا رسم

مجمع تھا جو اہل علم و فن کا — کچھ ڈھنگ نیا تھا انجمن کا

کس شوق سے تھے شریک صحبت — عالی منشان قوم و ملت

جنکو کہ یہ دھن لگی تھی جی سے — پھولے نہ سماتے تھے خوشی سے

تھا لارڈ لٹن جو صدر محفل — فرزانہ و ہوشمند و عاقل

بنیاد کے سنگ اولین کو ہاتھ
رکھا تو کہا کہ وہ اے عزیزو!

گو سرور انجمن ہے یورپ
سرچشمۂ علم و فن ہے یورپ

باانیہمہ جاہ و شوکت و فر
ہے اہل عرب کا سایہ پرور

سیکھے ہیں اصول فن انہیں سے
لی ہے روش سخن انہیں سے

ہون آج جو مین شریک محضر
رکھتا ہون جو اس بنا کا پتھر

مقصود ہے یہ چاہتا ہون ہاں
اس حق سی کسی قدر ادا ہون

خالق سے دعا ہے اب کہ جاوید
روشن رہے یہ چراغ امید!

ذرہ ہے تو مہر آسمان ہو!
قطرہ ہے تو بحر بیکران ہو!

ز شرح قصۂ ما رفتہ خواب از چشم خاصان را
شب آخر گشتہ و افسانہ از افسانہ می خیزد

یہ حاصل نالہاے شبگیر
یہ قوم کی آرزو کی تصویر

یہ اوج وہ خیال امید
یہ قوم کا نونہال امید

صد شکر کہ آج بارور ہے
جو شاخ ہے اوسکی بر ثمر ہے

لایا ہے وہ برگ و بار کیسا!
اعدا کو ہے خار خار کیسا!

بخت اسکا جو آج اوج پر ہے
ہر لحظہ برونق دگر ہے!

یہ اس کی ترقیون کا ہے طور
کل اور تھا آج ہو گیا اور

پہلے سے یہ آب و تاب ہی آج
کل شمع تھا - آفتاب ہے آج

اس چشمۂ فیض سے ہے سیراب
بنگال سے تا حدودِ پنجاب !!

دانش طلبانِ قوم اکثر
ہین جمع ہر اک جگہہ سے آکر

کس نخل کے یان ثمر نہین ہین؟
کس کان کے یان گہر نہین ہین؟

اس باغ مین کوئی آکے دیکھے
اسلام کے ہونہار پودے

ہرچند یہ اوج ہے! یہ شان ہے
وہ بات مگر ابھی کہان ہے؟

سامان جو اسنے کچھ بہم ہین!!
ہرچند بہت ہین - پھر بھی کم ہین

جس دشت مین مکمر ہے عنان تاز
جس اوج پہ ہے ہوس کی پرواز

جو پیش نہاد آرزو ہے
جس سمت عنان جستجو ہے

جس کے لئے ناصبور ہین ہم
اس حد سے ہنوز دور ہیں ہم

نا ملے شدہ منزلِ طلب ہے
اُمید ہنوز تشنہ لب ہے

باقی ہیں بہت سے کام ابتک
تعمیر ہے ناتمام ابتک

آتا ہے یہان جو کوئی ممتاز
سنتا ہے یہ بام و در سے آواز

"اے قوم! کہاں ہے تو کدھر ہے
کیوں حال سے میرے بیخبر ہے؟

تو - اور مری خبر نہ لے - قوم!
کس نیند میں سو گئی ہی؟ ای قوم!

جو لوگ دکھا چکے ہیں ہمت
ان سے تو نہیں ہی کچھ شکایت

افسوس تو اُن پہ ہے کہ اب بھی ہیں گم شدہ رہِ ترقی!
جلوے جو دکھا رہا ہے ادبار اوہام غلط میں ہیں گرفتار
اب تک بھی جو برسر کجی ہیں گو اپنے ہیں۔ پھر بھی اجنبی ہیں
سچ یہ ہے کہ جب ضد آپڑی ہے پھر قوم کی ان کو کیا پڑی ہے!
گو قوم شکستہ حال ہو جائے برباد ہو۔ پائمال ہو جائے
افلاس میں ٹھوکریں بھی کھائے اغیار کے ناز نہ بھی اٹھائے
پوچھے کوئی بد نہ نیک اس کو ٹھکرا کے چلے ہر ایک اُس کو
سہتے ہیں پڑے اُسی شب و روز اغیار کے طعنہ ہائے دلدوز
یاور نہ کوئی۔ نہ چارہ گر ہو ہے خوار تو اور خوار تر ہو
ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر مٹ جائے ذلیل و خوار ہو کر
یہ سب ہو۔ پر انکی ضد نجائے حق بات کبھی نہ دل میں آئے
گو قوم پہ لاکھ آفتیں آئیں ممکن ہے کہ یہ ذرا بدل جائیں؟
جاتے نہیں وہم باطل انکے پتھر سے بنائے ہیں دل انکے
اتنے جو نہ کج خیال ہوتے کیوں آج شکستہ حال ہوتے
سینہ سے اگر ہے بغض للہ وہ خادم قوم اگر ہے گمراہ
کچھ آپ ہی انتقام کرتے اسلام کو ننگ نام کرتے

یا نہیں نہ فقط بنا کے رہتے — جو منہ سے کہا دکھا کے رہتے
اسلام کی دوستی۔ تو یہ تھی — الفت کی دلیل تھی۔ تو یہ تھی
یہ وقت جو آپڑا ہے مشکل — ہے پردہ کشائے حق و باطل
اِک عرضہ گہ قبول ورد ہے — معیارِ تمیز نیک و بد ہے
یاں حال کھلے گا این و آں کا — دنگل ہے وفا کے امتحاں کا
اے مدعیانِ حُبِّ اسلام — مجرون ہین تو اب کرو نہ آرام!
دعوے ہین۔ تو کچھ ہنر دکھاؤ! — ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ!
دیکھو! رہِ جستجو یہی ہے! — میدان یہی ہے! گو یہی ہے
اندازِ عرب اگر ہے خو میں! — باقی ہے وہ جوش اگر لہو میں!
موقع ہے یہی ہنر دکھاؤ! — جو کہتے تھے آج کر دکھاؤ!
کر دو جو گذشتہ کی تلافی! — ثابت ہو زمانے پر کہ اب بھی
گو دورِ فلک ہوا دگرگوں! — پھر بھی تو رگوں میں ہے وہی خون!
اسلاف کے وہ اثر ہیں اب بھی — اس راکھ میں کچھ شرر ہیں اب بھی
اس حال میں بھی روش وہی ہے — دن ڈھل بھی گیا تپش وہی ہے!
اس جام میں ہے شراب باقی! — اب تک ہے گہر میں آب باقی!
گو خوار ہیں۔ طرز خو وہی ہے — مرجھا گئے پھول۔ بو وہی ہے!

هذا۔ ولقد بلغت اقصاہ

فاسعوا! وتوکلوا علی اللہ!

راقم

سرگذشتِ عہدِ گل را ہم ز شبلی مے شنو

عندلیب آشفتہ تر گفتست این افسانہ را

تمت بالخیر

تصانیف شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم رحمۃ اللہ

سیرۃ النعمان یعنے امام اعظم ابوحنیفہ رح کوفی کی مفصل سوانح عمری آپکے اول سے آخر تک کے پورے تفصیلی حالات لکھے ہیں یہ ایک معرکۃ الآرا کتاب ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

الفاروق مفصل سوانح عمری حضرت فاروق اعظم اس سے بہتر سوانح آپکی کوئی نہیں چھپی قیمت ہے

سفرنامہ روم و مصر و شام اس کتاب میں علاوہ دیگر چشم دید حالات کے ترکون اور عربون کے اخلاق و عادات کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے صوبہ بہار کے کورس میں داخل ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

الغزالی یعنی امام محمد بن محمد الغزالی رح کی پوری سوانح عمری اور اُنکے کلام پر تبصرہ اور ریویو قیمت عہ رعایتی ۸ر

سوانح مولانا روم رح یعنی مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانح عمری مثنوی شریف اور دیگر تصانیف پر تبصرہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

مقالات شبلی یعنی مولانا شبلی رح کے وہ علمی اور تاریخی مضامین جو ابتک مرتب ہوکر شائع نہیں ہوئے تھے قیمت عہ رعایتی ۷ر

المامون یعنی سوانح عمری خلیفہ مامون رشید اعظم اس میں اُن تمام کارنامون کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون رشید اعظم کا عہد عموماً شاہان اسلام سے علمی حیثیت میں ممتاز تسلیم کیا گیا ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

الہارون یعنی سوانح عمری خلیفہ ہارون رشید اعظم مع نقشہ سلطنت عباسیہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

اورنگ زیب عالمگیر عالمگیر پر جو الزامات دیگر معاندین عالم کیا کرتے ہیں مولانا نے کس خوبی سے انکار کیا ہے قیمت ۸ر رعایتی ۳ر

حیات سعدی یعنی سوانحعمری شیخ سعدی شیرازی رح اور اُنکے کلام پر تبصرہ قیمت ۳ر

حیات حافظ یعنی سوانحعمری خواجہ حافظ شیرازی رح قیمت ۸ر رعایتی ۳ر

حیات خسرو یعنی سوانح عمری حضرت امیر خسرو دہلوی رح ۸ر رعایتی ۳ر

آغاز اسلام یہ کتاب مسلمان بچون اور لڑکیوں کیلئے نہایت کارآمد ہے ۸ر رعایتی ۳ر

تمام درخواستیں بنام سید ظہور الحسن قومی پریس دہلی چھتہ لال میاں آنا چاہئیں

ازواج النبی

جناب سرور کائنات کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں حضرت خدیجہؓ۔ حضرت سودہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ بنت جحش۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت جویریہؓ۔ حضرت میمونہؓ۔ حضرت صفیہؓ۔ قیمت ۱۲ ار

مخدرات جلد دوم

عورت ہی کی کشش دنیا میں انسان کو لائی دیباچہ کا ہنہ۔ قیصر تھیوڈورا۔ آل عثمان میں پہلی سلطانہ تھیوڈورا۔ ابو اوفیا۔ فاطمہ مانڈوا۔ عاتکہ زوجہ عبداللہ بن ابی بکر صدیق عتبہ عمارہ۔ مزنہ لطیفہ۔ حدابیہ۔ ثبینہ۔ ام جعفر۔ حرقہ بنت نعمان ست الملک ملکہ مصر۔ خولہ بنت الاذور قیمت عہ

جلد سوم

جسمیں حسب ذیل سوانح درج ہیں۔ دیدون۔ ملکہ سورپہ ہتال ہنڈلین۔ راحیل۔ ماریہ رولان۔ فیلون۔ عاتکہ بنت معاویہ۔ تذکار بائی۔ خاتون ارشد۔ امیہ۔ فریابہ۔ عفرا۔ عائشہ بنت طلحہ۔ ہائی پے شیا۔ خرقا ریا بنت الضریق السلمی حنیفیات۔ نظریہ بنت صفوان۔ ام حکیم بنت فارظ قیمت عہ جو صاحب تینوں جلدین ایک ساتھہ کامل لینگے۔ ان کو مع محصول ڈہائی روپیہ میں روانہ ہونگی۔

ہمایوں نامہ (راز) گلبدن بیگم

اس سے بہتر تاریخ ہمایوں کی نہیں چہپی ۱۶ مستند تاریخوں کا نچوڑ ہے۔ او پانچ فوٹو عمدہ ولایتی کاغذ پر تیار ہو رہی ہے۔ قیمت مجلد عہ

حیات بابر

اول ایک مقدمہ پھر اصل کتاب جس میں ۱۶ فوٹو، اور نقشے ہیں۔ اس سے بہتر بابر کی لائف آج تک تیار نہیں ہوئی اور نہ آپکی نظر سے گذری ہوگی قیمت مجلد تین روپے ہے۔

مقالات شرر و جذبات شرر

یہ مضامین نہیں بلکہ منشیانہ معجزات و معجز نگاری کی کرامتیں ہیں جنہیں انشاپردازی کا شوق ہو تو اس کتاب کو ضرور منگائیں۔ انہی مضامین کی بدولت ہندوستان میں کوئی نہ تہا۔ ہمنے بڑی تلاش سی جمع کرکے طبع کیے ہیں قیمت عہ

فہرست مضامین دنیا عمر دو روزہ۔ بدمستی۔ آدہی رات ہم اور ہمارے کمالات۔ شمع سحر۔ خود پسندی۔ برسات ہیکیسی ریخ و الم انہ بہری رات۔ باد سحر۔ ہو المکم سندگان سلف۔ از ماست کہ بر ماست۔ شادی و غم۔ ہم آہنوالی گہڑی۔ برکہا رت۔ خلوص۔ ٹوٹا ہوا کھنڈر۔ موسم خریف۔ اچھوتا بن۔ اداسکی رت۔ غم جدائی۔ یاس۔ سراپائے حسن۔ زمانہ۔ دیہات کی شام۔ عالم خیال۔ شمع حرم۔ خاموش آسمان۔ گرمیونکی رت۔ باغ آرزو۔ فصل بہار۔ لالہ خود رو۔ بیخودی ہم

سید ظہور الحسن ابو الحسن قومی پریس چھتہ لال میان دہلی

PK
2199
S5M37
1920